آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

قسط۔۱۵

سرور عالم راز سرور

تمہید:

علمِ عروض اور شاعری کی بنیادی باتوں پر مضامین کا یہ سلسلہ قدرے توقف کے بعد پھر جاری ہو گیا ہے۔ یہ توقف کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر تھا۔ کوشش کی جائے گی کہ مستقبل میں مضامین پابندی سے مناسب وقفوں کے بعد آتے رہیں۔ ہر چند کہ ارباب اردو انجمن کی جانب سے ان مضامین پر اب تک کوئی خاطر خواہ تبصرہ موصول نہیں ہوا ہے اور اس بنا پر یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کو کتنا قبول عام حاصل ہوا ہے یا نہیں ہوا، لیکن پندرہ اقساط کے بعد اس سلسلہ کا اپنے انجام کو پہنچنا ضروری ہے اور انشااللہ ایسا ہی ہو گا۔ میرا اندازہ ہے کہ ابھی تقریباً پندرہ اقساط مزید آنی ہیں۔ اس کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ ان کو نظر ثانی کے بعد ایک کتاب کی شکل میں شائع ہونا چاہئے کہ نہیں۔ اگر قارئین راقم الحروف کی اِس سلسلہ میں مدد کر سکیں اور اپنے خیالات معرض تحریر میں لائیں تو عنایت ہو گی۔ یہ سلسلہ ارباب اُردو کی سہولت کے لئے ہی شروع کیا گیا تھا، چنانچہ ان کی رائے اور تجاویز سے ہی اس کی افادیت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

زیر نظر مضمون میں ایسی بحروں کا بیان جاری رکھا گیا ہے جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں مستعمل ہیں۔ بحر متقارب، بحر متدارک، بحر رمل، بحر ہزج اور بحر کامل کا بیان اس سے پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ اس قسط میں بحر رَجَز کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ اب تک یہ سلسلہ خلوص اور دلسوزی پر ہی چلا ہے اور آئندہ بھی خلوص و دلسوزی پر ہی چلتا رہے گا، انشااللہ۔

تکلفات قیام و سجود ہیں بے سود   کہاں خلوص و محبت، کہاں رسوم و قیود

(راز چاندپوری)

بحرِ رَجَز

رجز۔۱: بحر رجز کی تفعیل

بحر رجز کی تفعیل حسب ذیل ہے:

مُستَفعِلُن ؛ مُستَفعِلُن ؛ مُستَفعِلُن ؛ مُستَفعِلُن

یعنی اس بحر کی بنیادی اور سالم صورت مثمن ہے اور اس میں مُستَفعِلُن چار مرتبہ آتا ہے۔ اُردو میں اس بحر کی مسدس (چھ رُکنی) شکل بھی مستعمل ہے لیکن اس کا وقوع نسبتاً بہت کم ہے۔ ڈاکٹر جمال الدین جمال صاحب کی کتاب: تفہیم العروض: میں اُردو شاعری میں اِس بحر کا وقوع تقریباً ڈیڑھ فی صد لکھا ہوا ہے، گویا اُردو کی اگر دو سو (۲۰۰) غزلیں دیکھی جائیں تو ان میں سے بہ مشکل تین غزلیں بحر رجز میں مل سکیں گی۔ عام طور پر یہ بحر سالم ہی استعمال کی گئی ہے۔ اس کی کچھ مزاحف شکلیں بھی ملتی ہیں جو اکثر استعمال ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی بہت سی ایسی مزاحف شکلیں بھی ہیں جو یا تو نہایت ہی کم استعمال کی گئی ہیں یا بالکل ہی استعمال نہیں کی گئیں۔ سالم اور چند مختلف مزاحف شکلوں کی مثالیں بحر کی تقطیع کے بیان میں دی جائیں گی۔ یہاں یہ کہنا نامناسب نہیں ہے کہ بحر رجز میں غزلیں ڈھونڈنا (خاص طور سے قلیل الوقوع مزاحف شکلوں میں کہی گئی غزلیں ڈھونڈنا) بہت محنت اور وقت چاہتا ہے۔

رجز۔۲: مُستَفعِلُن کے زحافات

مرزا یاس عظیم آبادی نے اپنی کتاب: چراغ سخن: میں مُستَفعِلُن کے زحافات کی تعداد

اُنیس (۱۹) لکھی ہے۔ یہ زحافات درجِ ذیل ہیں:

(۱) مُفا عِ لُن (۲) مُفتَ عِ لُن (۳) فا عِ لُن (٤) مَف ع و لُن

(۵) فَع لُن (بہ سکون عین) (٦) مُستَف عِ لان (۷) مُستَف عِ لاتُن

(۸) مَف ع و لان (۹) فَع لان (بہ سکونِ عین) (۱۰) فَ ع و لُن (۱۱)

فَعِ لتُن (عین مکسور) (۱۲) فاع (۱۳) فَع (۱٤) مُفا ع لان

(۱۵) مُفتَ عِ لان (۱٦) فا ع لاتُن (۱۷) فَعِ لتان (عین مکسور) (۱۸) مُفا ع لاتُن

(۱۹) مُفتَ عِ لاتُن

جمال الدین جمال صاحب نے بھی اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں مُستَف عِ لُن کے اُنیس (۱۹) زحافات لکھے ہیں لیکن ان کی فہرست اور مرزا یاس عظیم آبادی کی فہرست میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اس فرق کی وجہ نہیں معلوم ہو سکی۔ تفہیم العروض میں درج زحافات نیچے لکھے جا رہے ہیں:

(۱) مُفا عیِ لُن (۲) مُفتَ عِ لُن (۳) مَف ع و لُن (٤) فَع لُن (بہ سکونِ عین) (۵) مُستَف عِ لان (٦) مُستَف عِ لاتُن (۷) مَف ع و لان (۸) فَع لان (بہ سکونِ عین) (۹) فا عِ لُن (۱۰) فَعِ لتُن (۱۱) فَ ع و لُن (۱۲) مُفا ع لان

(۱۳) مُفا ع لاتُن (۱٤) مُفتَ عِ لان (۱۵) مُفتَ عِ لاتُن (۱٦) فَعِ لتان

(۱۷) فَع (۱۸) فاع (۱۹) فا ع لان

ان دونوں فہرستوں کا تقابلہ کیجئے تو فا ع لاتُن کا ذکر پہلی فہرست میں نہیں ہے جب کہ فا ع لان اور مُفا عیِ لُن دوسری فہرست میں نہیں ہیں۔ ہم پچھلی اقساط میں مذکورہ اپنے موقف کی

تائید و توثیق میں مُستَفعِلُن کے اِکیس (۲۱) زحافات تسلیم کرتے ہیں یعنی مرزا یاس صاحب کی فہرست میں فاعِلُن اور مُفاعیلُن کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح مرزا یاس صاحب اور جمال الدین صاحب دونوں کی فہرستیں تمام و کمال ہماری فہرست میں شامل ہو جاتی ہیں۔

یہاں یہ کہنا ضروری اور مناسب ہے کہ اساتذہء عروض نے بحر رجز میں دَرجِ ذیل افاعیل کا تبادل قرار دیا ہے یعنی ان میں سے ایک افاعیل کی جگہ دوسرا اَفاعیل ایک ہی شعر کے مختلف مصرعوں میں باندھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر شعر کے ایک مصرع میں فاعِلُن اور دوسرے میں اسی مقام پر فاعلان باندھنا درست اور قابل قبول ہے۔ ایسے تبادل کی متعدد مثالیں بحر رجز کے اشعار کی تقطیع کے بیان میں پیش کی جائیں گی۔ یہ متبادل افاعیل حسب ذیل ہیں:

(۱) مُستَفعِلُن اور مُستَفعِلان (۲) مَفعُولُن اور مَفعُولان (۳) فَعِلُن اور فَعِلان

(٤) فاعِلُن اور فاعِلان (٥) فَع اور فاع (٦) مُفاعِلن اور مُفاعِلان

رجز۔۳: بحر رجز کی تفاعیل

نیچے بحر رجز کی مختلف تفاعیل دی جا رہی ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جن کو اتنا کم استعمال کیا گیا ہے کہ مثالیں ڈھونڈنے پر بھی شاذ و نادر ہی ملتی ہیں۔ بحر رَجَز کے اُردو شاعری میں نسبتاً کم مقبول ہونے کی وجہ کہیں نظر نہیں آئی۔ چونکہ اس کی بیشتر تفاعیل میں غنائیت اور موسیقیت دیگر بحروں کے مقابلہ میں کم ہے اور اس کی ادائیگی میں زبان وقتاً فوقتاً ایک لمحہ کے لئے رُکتی ہے اس لئے گمان ہے کہ اس بحر کے زیادہ مقبول نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہو۔ تقطیع کے لئے مثال کے طور پر دئے ہوئے اشعار اور ان کی تقطیع سے بھی ظاہر ہو گا کہ اس بحر کی گنی چنی چند تفاعیل ہی اساتذہ کی توجہ کا مرکز رہی ہیں۔ بیشتر تفاعیل پر ان کی نظر انتخاب نہیں گئی ہے۔ دَرجِ ذیل تفاعیل کے علاوہ بھی بہت سی اور تفاعیل ہیں جن کو طوالت کے خوف سے یہاں نہیں دیا گیا ہے۔ اہل ذوق انھیں مختلف کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں دی گئی تفاعیل سے افاعیل کے اُس تبادل کی تصدیق

بھی ہوتی ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ مستفعلن اور مستفعلان، فاعلن اور فاعلان، فعلن اور فعلان، فع اور فاع، مفعولن اور مفعولان، مفاعلن اور مفاعلان کو متبادل صورتوں میں باندھنا عام ہے اور ان کی توثیق متعدد مثالوں سے نیچے ہو جائے گی۔

(١) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن

(٢) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلان

(٣) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن

(٤) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلان

(٥) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن

(٦) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلان

(٧) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مَفعولُن

(٨) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مَفعولان

(٩) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مَفعولُن

(١٠) مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مَفعولان

(١١) مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن

(١٢) مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلان

(١٣) مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلان؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن

(١٤) مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلان؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلان

(١٥) مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

(١٦) مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلان

(١٧) مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلان؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

(۱۸) مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلان؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلان

(۱۹)مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ فاعِلُن

(۲۰)مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ فاعِلُن

(۲۱)مُفاعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفاعِلُن

(۲۲) مُفاعِلُن؛ مُفاعِلان؛ مُفاعِلُن؛ مُفاعِلان

(۲۳) مُفاعِلاتُن؛ مُفاعِلاتُن؛ مُفاعِلاتُن؛ مُفاعِلاتُن

رجز۔٤: بحرِ رجز کے اشعار کی تقطیع

کل چودھویں کی رات تھی شب بھر رہا چرچا ترا

کل چَ ودَ وی؛ کی راتَ تی؛ شَب بَر رَہا؛ چَر چاتِ را

مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن

کچھ نے کہا یہ چاند ہے، کچھ نے کہا چہرا ترا

کُچ نے کَ ہا؛ یہ چا دَ ہے؛ کُچ نے کَ ہا؛ چہ راتِ رَا

مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن؛ مُستَفعِلُن

(ابن انشا)

غنچہء نا شگفتہ کو دُور سے مت دِکھا کہ یوں

غُن چَ ءِ نا؛ شِ گف تَ کو؛ دُو رَ سِ مَت؛ دِ کا کِ یو

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

بوسے کو پوچھتا ہوں میں، منھ سے مجھے بتا کہ یوں

بوسِ کُ پو؛ چَ تا ہُ مے؛ مُہ سِ مُ جے؛ بَ تا کِ یو
مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(غالب)

اے مجھ کو تجھ سے سو ملے، تجھ سا نہ پایا ایک میں

اے مُج کُ تُج؛ سے سو مِ لے؛ تُج سا نَ پا؛ یا اے کَ مے
مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن

سو سو کہیں تو نے مگر، منھ پر نہ لایا ایک میں

سو سو کَ ہی؛ تو نے مَ گر؛ مُھ پر نَ لا؛ یا اے کَ مے
مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن؛ مُستَف عِ لُن

(میر تقی میر)

آبلہ پا نکل گئے کانٹوں کو روندتے ہوئے

آ بَ لا پا؛ نِ کل گَ ئے؛ کاٹُ کو رَو؛ دَ تے ہُ ئے
مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

سوجھا پھر آنکھ سے نہ کچھ منزل یار دیکھ کر

سوجَ پِ را؛ کَ سے نَ کُچ؛ مَن زِ لِ یا؛ رَ دے کَ کر
مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(لاعلم)

اوروں کا ہے پیام اَور، میرا پیام اور ہے

اَورُک ہے ؛ پَ یامَ اَور؛ مے رَپَ یا؛ مَ اَورَ ہے
مُفتَعِ لُن ؛ مُفا ءِ لان ؛ مُفتَعِ لُن ؛ مُفا ءِ لُن

عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے

عِشْ قَ کِ دَر؛ دَ مَن دَ کا؛ طرزِ کَ لا؛ مَ اَو رَ ہے
مُفتَعِ لُن ؛ مُفا ءِ لُن ؛ مُفتَعِ لُن ؛ مُفا ءِ لُن

(اقبال)

پرسش غم کا شکریہ، کیا تجھے آ گہی نہیں

پُر سِ شِ غم؛ کَ شُک رِیہ؛ کاتُ جِ آ؛ گَ ہی نَ ہی
مُفتَعِ لُن؛ مُفا ءِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا ءِ لُن

تیرے بغیر زندگی درد ہے زندگی نہیں

تے رِبَ غے؛ رَزِن دَ گی؛ دَر دَ ہے زِن؛ دَ گی نَ ہی
مُفتَعِ لُن؛ مُفا ءِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا ءِ لُن

(احسان دانش)

غم محبت ستا رہا ہے، غم زمانہ مسل رہا ہے

غَ مے مُ حَب بَت؛ سَ تا رَہا ہے ؛ غَ مے زَمانا؛ مَ سَل رَہا ہے
مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن

مگر مرے دن گزر رہے ہیں، مگر مرا وقت ٹل رہا ہے

مَ گر مِ رے دِن؛ گُ زَر رَ ہے ہے: مَ گر مِ را وَق؛ تَ ٹَل رَہا ہے
مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن؛ مُفا ءِ لاتُن

(عبدالحمید عدم)

غرورِ الفت کی طرزِ نازش عجب کرشمے دکھا رہی ہے

غُ رُورِ اُل فَت؛ کِ طَر زِنازِ ش؛ عَ جَب کَ رِش مے؛ دِ کا رَہی ہے

مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن

ہماری روٹھی ہوئی نظر کو تری تجلی منا رہی ہے

ہَ مارِ رُوٹی؛ ہُ ئی نَ ظر کو؛ تِ ری تَ جل لی؛ مَ نا رَہی ہے

مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن

(مضطر خیرآبادی)

نظر پڑا اِک بتِ پری وش، نرالی سج دھج، نئی ادا کا

نَ ظر پَ ڑا اِک؛ بُ تے پَ ری وَش؛ نِ رالِ سَج دَج؛ نَ ئی اَ دا کا

مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن

جو عمر دیکھو تو دس برس کی، پہ قہر و آفت، غضب خدا کا

جُ عُم رَدے کو؛ تُ دَس بَ رَس کی؛ پِ قَہ رُ آفت؛ غَ ضَب خُ دا کا

مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن

(نظیر اکبرآبادی)

نظیر آخر کو ہار کر میں گلی میں اُس کی گیا تھا بکنے

نَ ظی رَ آخِر؛ کُ ہارَ کر مے؛ گَ لی مِ اُس کی؛ گَ یا تا بِک نے

مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن؛ مُفا عِلاتُن

تماشا ہوتا جو مجھ کو لے کر، وہ شوخ اپنا غلام کرتا

تَ ماشَ ہو تا؛ جُ مُ ج کُ لے کر؛ وُ شوخَ اَپ نا؛ غُ لامَ کَ ر تا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(نظیرا کبرآبادی)

ہوائے شب بھی ہے عنبرافشاں، عروج بھی ہے مہِ جبیں کا

ہَ واءِ شَب بی؛ ہَ عَب بَ رَف شا؛ عُ رُوجَ بی ہے؛ مَ ہے جَ بِی کا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

نثار ہونے کی دو اِجازت، محل نہیں ہے: نہیں، نہیں: کا

نِ ثارَ ہونے؛ کِ دو اِجازَت؛ مَ حل نَ ہی ہے؛ نَ ہی نَ ہی کا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(اکبر الہ آبادی)

نظر کو ہو ذوق معرفت کا کرے تو شوق اضطراب پیدا

نَ ظر کُ ہو ذَو؛ قِ مَع رِفَت کا؛ کَ رے تُ شو قِض؛ طِ را بَ پے دَا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

سوال پیدا جو ہوں گے دل میں، انہیں سے ہوں گے جواب پیدا

سَ والَ پے دَا؛ جُ ہو گ دِل مے؛ اُنی سِ ہو گے؛ جَ وابَ پے دَا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(اکبرالہ آبادی)

پوچھ نہ مار کر پلک لمبی سی سانس لی تھی کیوں

پوچَ نَ ما؛ رَ کرپَ لک؛ لَم بِ سِ سا؛ سَ لی تِ کو

مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن

پھر ہوئی ویسی ہی کھٹک کاہے کی ہے یہ کیا بتائیں

پِر ہُ ءِ وَے؛ سِ ہی کَ ٹک؛ کا ہَ کِ ہے؛ یَ کا بَ تاءَ

مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا علان

(آرزو لکھنوی)

ہو گئی کیاریاں ہری، جیسے کے رُت پلٹ چلی

ہُ گَ ءِ کا؛ رِیا ہَ رِی؛ جے سِ کِ رُت؛ پَ لَٹ گَ ئی

مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن

کون یہ مسکرا دیا ، ہنسنے لگی کلی کلی

کونَ یِ مُس؛ کُ رادِیا؛ ہَس نِ لَ گی؛ کَ لی کَ لی

مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَعِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(آرزو لکھنوی)

ملا جو موقع تو روک دوں گا جلال روزِ حساب تیرا

مِ لاجُ موقَع؛ تُ رُوکَ دو گا؛ جَ لالَ روزے؛ حِ سابَ تے رَا

مُفا علاتُن؛ مُفا علاتُن؛ مُفا علاتُن؛ مُفا علاتُن

پڑھوں گا رحمت کا وہ قصیدہ کہ ہنس پڑے گا عتاب تیرا

پَ ڑُوگَ رَح مَت ؛ کُ وہقَ صی دَہ؛ کِ ہَس پَ ڑے گا؛ عِ تابَ تے رَا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(جوش ملیح آبادی)

ہم ہی میں تھی نہ کوئی بات، یاد تمھیں نہ آ سکے

ہم ہِ مِ تی ؛ نَ کو ءِ بات؛ یا دَ تُ مے؛ نَ آسَ کے

مُفتَ عِلُن؛ مُفا ع لان؛ مُفتَ عِلُن؛ مُفا ءِلُن

تم نے ہمیں بھلا دیا، ہم نہ تمھیں بھلا سکے

تُم نِ ہَ مے؛ بُ لا دِیا؛ ہم نَ تُ مے؛ بُ لاسَ کے

مُفتَ عِلُن؛ مُفا ءِلُن؛ مُفتَ عِلُن؛ مُفا ءِلُن

(حفیظ جالندھری)

مثال برگِ خزاں رسیدہ ہوا ہے زرد آفتاب کیسا

مِ ثالِ بَر گے؛ خِ زَا رَ سی دَہ؛ ہُ وَا ہے زَر دَا؛ فَ تابَ کے سا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

مگر قیامت قریب آئی، کھلا ہے بند نقاب کیسا

مَ گر قِ یامَت؛ قَ رِی بَ آئی؛ کُ لا ہے بَن دے؛ نِ قابَ کے سا

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(جعفر علی خاں اثر لکھنوی)

ـــــــــــــــــــــــــــ

نہ ساز و مطرب، نہ جام و ساقی، نہ وہ بہارِ چمن ہے باقی

نَ سازُ مُط رِب؛ نَ جامُ ساقی؛ نَ وُ وبَ ہارے؛ چَ مَن ہ ِباقی

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

نگاہِ شمعِ سحر کے پردے پہ نقشہء انجمن ہے باقی

نِ گاہِ شَم عے سَ حر کِ پَر دے؛ پِ نَق شَ اے اَن؛ جُ مَن ہِ باقی

مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن؛ مُفا ع لاتُن

(اختر شیرانی)

ـــــــــــــــــــــــــــ

ہم نفسو اُجڑ گئیں مہر و وَفا کی بستیاں

ہَم نَ فَ سو؛ اُجڑ گَ ئی؛ مِہ رُ وَفا؛ کِ بَس تِ یا

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

پوچھ رہے ہیں اہل دل مہر و وَفا کو کیا ہوا

پُو چَ رَہے؛ ہِ اِہ لِ دِل؛ مِہ رُ وَفا؛ کُ کا ہُ وا

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(عبدالمجید سالک)

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

شکوہء غم سے فائدہ، شکرِ ستم بھی کیا ضرور

شِک وَءِ غم؛ سِ فاءِ دہ؛ شُک رِ سِ تَم؛ بِ کاضُ رُور

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا ع لان

حسن کے شعبدوں کا حال، شعبدہ گر سے کیا کہیں

حُس نَ کِ شُع؛ بَ دو کَ حال؛ شُع بَ دَ گر؛ سِ کا کَ ہے

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا ع لان؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(فانی بدایونی)

تیرا اِمام بے حضور، تیری نماز بے سرور

تے رَ اِما؛ مَ بے حُ ضور؛ تے رِ نَ ما؛ زَ بے سُ رُو ر

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا ع لان؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا ع لان

ایسی نماز سے گزر، ایسے اِمام سے گزر

اَ سِ نَ ما؛ زَ سے گُ زَر؛ اَ سِ اِما؛ مَ سے گُ زَر

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(علامہ اِقبال)

واں وہ غرور و ِعز و ناز، یاں یہ حجاب پاسِ وَضع

وَا وُ غُ رُو؛ رُ ِعز زُ ناز؛ یا یِ حِ جا؛ بِ پاسِ وَضع

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا ع لان؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

راہ میں ہم ملین کہاں، بزم میں وہ بلائے کیوں

رَا ہَ مِ ہم؛ مِ لے کَ ہا؛ بَزمِ مِ وُہ؛ بُ لاءِ کو

مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن

(مرزا غالب)

شام بھی تھی دُھواں دُھواں، حسن بھی تھا اُداس اُداس

شام بِ تی؛ دُوَا دُ وا؛ حُس نَ بِ تا؛ اُ داس داس

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعلان

دل کو کئی کہانیاں، یاد سی آ کے رہ گئیں

دِل کُ کَ ئی؛ کَ ہانِ یا؛ یادِ سِ آ؛ کِ رِہ گَ ئی

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

(فراق گورکھپوری)

تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے

تے رِ پَ یَم؛ بَ ری کِ یہ؛ سَب سِ بَ ڑی؛ دَ لی لَ ہے

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

بخشا گدائے راہ کو تو نے شکوہ قیصری

بَخ شَ گَ دا؛ ءِ را ہَ کو؛ تو نِ شِ کو؛ ہِ قے صَ ری

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

(جوش ملیح آبادی)

پھرتا ہوں تجھ بغیر میں، ہو کے دِوانہ کُوبہ کو

پِ رتَ ہُ تُج؛ بَ غے رَ مے؛ ہو کِ دِوا؛ نَ کو بَ کو

مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن؛ مُفتَعِلُن؛ مُفاعِلُن

شہر بہ شہر، دہ بدہ، خانہ بہ خانہ، کو بہ کو
شِہ رَبَ شَہ؛ رَدَہ بَ دَہ؛ خانَ بَ خا؛ نَ کو بَ کو
مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن؛ مُفتَ عِ لُن؛ مُفا عِ لُن
(قلندر بخش جراءت)

اختتامیه:

بحر رجز کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے لیکن قصہ ابھی تمام نہیں ہوا ہے! امید ہے کہ یاران اُردو اس سلسلہ کے متعلق اپنی رائے، تنقید و تنقیح اور تجاویز راقم الحروف کو بھیجیں گے تا کہ مضامین کو مزید دلچسپ اور کارآمد بنایا جا سکے۔ راقم ان دوستوں کا ممنون ہے جنھوں نے دلسوزی سے ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے اور اپنے خیالات سے مجھ کو سرفراز کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیل طوق ار (صدر شعبہ ءاُردو، استنبول یونی ورسٹی، ترکی) خاص شکرہ کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ان مضامین کو اپنے جریدہ :ارتباط: میں شائع کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے اور کمال مہربانی و دوست نوازی سے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔

توفیق اگر رہبرِ منزل نہیں ہوتی
معراج محبت کبھی حاصل نہیں ہوتی
(راز چاندپوری)